بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ | ۵ احسان ۱۳۴۴ ہش ۳ صفر ۱۳۸۵ھ ۵ جون ۱۹۶۵ء | نمبر ۱۲۵

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عبادت میں بھی اللہ تعالیٰ نے ایک خاص حظ اور لذت رکھی ہے

جو لوگ عبادتِ الٰہی میں حظ اور لذت نہیں پاتے ان کو اپنی بیماری کا فکر کرنا چاہیئے

"نماز کیا ہے؟ یہ ایک خاص دعا ہے مگر لوگ اس کو بادشاہوں کا ٹیکس سمجھتے ہیں۔ نادان اتنا نہیں جانتے کہ بھلا خدا تعالیٰ کو ان باتوں کی کیا حاجت ہے۔ اس کے غنیٔ ذاتی کو اس بات کی کیا حاجت ہے کہ انسان دعا تسبیح اور تہلیل میں مصروف ہو بلکہ اس میں انسان کا اپنا ہی فائدہ ہے کہ وہ اس طریق پر اپنے مطلب کو پہنچ جاتا ہے۔ مجھے یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے کہ آجکل عبادات اور تقوےٰ اور دینداری سے محبت نہیں ہے۔ اس کی وجہ ایک عام زہریلا اثر رسم کا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی محبت سرد ہو رہی ہے۔ اور عبادت میں جس قسم کا مزا آنا چاہیئے وہ مزا نہیں آتا۔ دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں جس میں لذت اور ایک خاص حظ اللہ تعالیٰ نے نہ رکھا ہو جس طرح پر ایک مریض ایک عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ چیز کا مزا نہیں اٹھا سکتا اور وہ اسے تلخ یا بالکل پھیکا سمجھتا ہے اسی طرح وہ لوگ جو عبادتِ الٰہی میں حظ اور لذت نہیں پاتے ان کو اپنی بیماری کا فکر کرنا چاہیئے۔ کیونکہ جیسا میں نے ابھی کہا ہے دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس میں خدا تعالیٰ نے کوئی نہ کوئی لذت نہ رکھی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا تو پھر کیا وجہ ہے کہ اس عبادت میں اس کے لئے لذت اور سرور نہ ہو لذت اور سرور تو ہے مگر اس سے حظ اٹھانے والا بھی تو ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ اب انسان جبکہ عبادت ہی کے لئے پیدا ہوا ہے ضروری ہے کہ عبادت میں لذت اور سرور بھی درجہ غایت کا رکھا ہو۔ اس بات کو ہم اپنے روزمرہ کے مشاہدہ اور تجربے سے خوب سمجھ سکتے ہیں۔ مثلاً دیکھو اناج اور تمام خوردنی اور نوشیدنی اشیاء انسان کے لئے پیدا ہوئی ہیں۔ تو کیا ان سے وہ ایک لذت اور حظ نہیں پاتا ہے؟ کیا اس ذائقہ، مزے اور احساس کے لئے اس کے منہ میں زبان موجود نہیں۔ کیا وہ خوبصورت اشیاء دیکھ کر نباتات ہوں یا جمادات، حیوانات ہوں یا انسان حظ نہیں پاتا کیا دل خوش کن اور سریلی آوازوں سے اس کے کان محظوظ نہیں ہوتے؟ پھر کیا کوئی دلیل اور بھی اس امر کے اثبات کے لئے مطلوب ہے کہ عبادت میں لذت ہے؟"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۵۹، ۱۶۰)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۴ جون بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

— ڈھاکہ — محترمہ صاحبزادی سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بار ایٹ لاء کامیاب اپریشن اور ضروری علاج معالجہ کے بعد گھر واپس تشریف لے آئی ہیں۔ ڈاکٹروں نے ابھی مزید چھ ہفتہ تک علاج اور مکمل آرام کا مشورہ دیا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صاحبزادی صاحبہ موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز سے نوازے آمین۔

— مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر صدر انجمن احمدیہ مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم ملک برکت علی صاحب کی اہلیہ فیروزہ بیگم صاحبہ جنہیں پچھلے دنوں دوبارہ دل کا شدید حملہ ہوا تھا تا حال بیمار ہیں۔ اور حالت تشویشناک ہے۔ ربوہ کے کیرن ہسپتال لاہور میں علاج ہو رہا ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

— عزیز وحید احمد جنجوعہ (نواسہ ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب آف سرگودھا) نے ہمال مڈل کا امتحان دیا تھا۔ وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ۶۹۱/۹۰۰ نمبر لے کر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے تمام طلباء میں اول رہے ہیں اور وظیفہ کے حقدار قرار پائے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی عزیز کو مبارک کرے۔ اور اسے آئندہ مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

— ہر الفضل کو مورخہ ۱۸ جون مرکزی امتحان میں شامل ہونا ہوگا۔ اس لئے والدین اور امیدواران بچوں کو تیاری کرائیں مکمل نصاب دو روپے میں مل سکتا ہے۔ محصولڈاک ۱۵ پیسے اور وی پی پر ۶۵ پیسے خرچ ہوں گے۔ (مہتمم الفضل الاسبوعی مرکزیہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ جون ۱۹۶۵ء

اسلام نے کوئی چھٹی کا دن نہیں رکھا

یاایھا الذین اٰمنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ وذروا البیع ذٰلکم خیرٌ لکم ان کنتم تعلمون۔ فاذا قضیت الصلوٰۃ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ واذکروا اللہ کثیراً لعلکم تفلحون

(سورۂ جمعہ آیات ۱۰، ۱۱)

ترجمہ:- اے مومنو! جب تم کو جمعہ کے دن نماز کے لئے بلایا جائے (یعنی نماز جمعہ کے لئے) تو اللہ (تعالےٰ) کے ذکر کے لئے جلدی جلدی جایا کرو۔ اور (خرید اور) فروخت کو چھوڑ دیا کرو۔ اگر تم کچھ بھی علم رکھتے ہو تو یہ تمہارے لئے اچھی بات ہے۔

اور جب نماز ختم ہو جائے تو زمین میں پھیل جایا کرو اور اللہ (تعالیٰ) کا فضل تلاش کیا کرو۔ اور اللہ (تعالےٰ) کو بہت یاد کیا کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

قرآن کریم سورہ جمعہ کی مندرجہ بالا آیات کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے لئے چھٹی کا کوئی دن مقرر نہیں ہے۔ یہودیوں اور عیسائیوں نے ساتویں دن کو چھٹی کا دن مقرر کیا ہے۔ یہودی یہ دن ہفتہ کو اور عیسائی اتوار کو مناتے ہیں اور اس دن کوئی کام نہیں کرتے۔ آجکل یورپ میں بجائے ایک دن کی تعطیل کے دو دن کی تعطیل منائی جاتی ہے اور ہفتہ اور اتوار کو تمام سرکاری دفاتر اور دوسرے کاروباری دفاتر کارخانوں وغیرہ میں چھٹی ہوتی ہے اس کو week-end یعنی ہفتہ کا خاتمہ کا نام دیا جاتا ہے۔ اس دو روزہ تعطیل میں ملازمت پیشہ، مزدور وغیرہ لوگ آرام کرتے ہیں اور اکثر جشن وغیرہ مناتے ہیں۔ دریا یا سمندر کے ساحلوں پر جا کر گلچھرے اڑاتے ہیں۔ الغرض اب یہ رواج دنیا کی تمام اقوام میں پھیل رہا ہے جیسا کہ مندرجہ بالا قرآن کریم کی آیات سے معلوم ہوتا ہے یہ خیال کہ اسلام میں تعطیل کا کوئی دن نہیں رکھا گیا اور جمعۃ المبارک کو بھی مسلمانوں کو کام کرنیکی کھلی اجازت ہے حیرت ہوتی تھی کہ آخر مسلمان بچاروں کو بھی کبھی فرصت کے لمحے کیوں عطا نہیں کئے گئے جس طرح دوسری اقوام کو حاصل ہیں۔ یاد رہے کہ مسلمانوں نے یہودیوں اور عیسائیوں کی دیکھا دیکھی اگر جمعۃ المبارک کو تعطیل کا دن مقرر کیا ہے تو یہ محض تقلیدی فعل ہے بلکہ کہنا چاہیئے کہ بدعت ہے مگر اسلام نے کوئی تعطیل کا دن نہیں رکھا۔

یہ بات واقعی باعثِ حیرت تھی مگر مندرجہ ذیل خبر پڑھ کر یہ حیرت دور ہو جاتی ہے اور اسی سے اسلامی اصولوں کی برتری ثابت ہوتی ہے کہ اس میں کوئی تعطیل کا دن مقرر نہیں ہے۔ خبر ملاحظہ ہو:-

"ہنوور ۳۱ مئی (پ پ ا) یہاں کے ممتاز ڈاکٹروں نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ روزمرہ کے معمول سے یکدم اور مکمل گریز انسانی صحت کے لئے بے حد نقصان دہ ہے اتنا نقصان دہ کہ اس سے انسان کی موت بھی واقع ہو سکتی ہے انہوں نے لکھا ہے کہ زیادہ آرام اتنا ہی خطرناک ہے جتنا کہ حد سے زیادہ محنت سے کام کرنا۔ دو مشہور جرمن ڈاکٹروں پروفیسر ڈوزو اور ڈاکٹر نالف نے پانچ ہزار ایسے افراد کی "کیس ہسٹریوں" کی تحقیقات کی جو حرکت قلب بند ہو جانے سے چل بسے تھے اس سلسلہ میں انہیں یہ عجیب بات معلوم ہوئی کہ ان میں غالب اکثریت ایسی اموات کی تھیں جو سیر کے دن واقع ہوئیں۔ یہ لوگ زیادہ تر چالیس سال سے کم عمر کے تھے ان دونوں ماہر طبیبوں نے اپنے ایک مضمون میں لکھا ہے جو انسانی جسم ہفتے میں پانچ دن تو شدید دماغی اور جسمانی محنت کے عادی ہوتے ہیں وہ ہفتہ اور اتوار دو دن اس معمول سے یکدم گریز کیسے برداشت کر سکتے ہیں۔

ان ڈاکٹروں نے سفارش کی ہے کہ کسی شخص کو چھٹی والے دن زیادہ دیر تک سوتے رہنا نہیں چاہیئے اور یہ بھی نہیں کرنا چاہیئے کہ دن کے دس بجے تو سو کر اٹھے۔ ہاتھ منہ دھویا ناشتہ کیا پھر قریبی کمرے میں جا کر دراز ہو گئے۔ شام کو تھوڑا بہت گھومنے نکلے تو جلد ہی لوٹ آئے اور پھر چارپائی پر پڑ کر سو رہے اور اس اثنا میں بہت مرغن غذا پیٹ میں خوب ٹھونس کر بھر لی۔ ڈاکٹروں نے لکھا ہے کہ چھٹی کے دنوں میں نہ بے حد آرام کرنا چاہیئے نہ حد سے زیادہ محنت کا کام کرنا چاہیئے بلکہ اسی درجے کی سرگرمی رکھنی چاہیئے جو روزمرہ کے کام کے موافق ہو اور معقول حد کے اندر ہو ایسی سرگرمیوں سے آدمی کی دماغی اور جسمانی صحت قائم رہتی ہے۔"

(نوائے وقت یکم جون ۶۵ء)

اس سے واضح ہے کہ ہفتہ میں ایک یا دو چھٹیاں منانا بجائے فائدہ کے نقصان دہ ہے اور اسلام نے جو کوئی چھٹی کا دن نہیں رکھا اس میں یہی حکمت ہے۔

اب رہا سوال تفریح کا۔ یہ درست ہے کہ انسان جسمانی یا دماغی محنت کے بعد تفریح چاہتا ہے تاکہ تکان دور ہو کر انسان تازہ دم ہو جائے اور پھر کام میں محنت کر سکے۔ کیونکہ کام میں انسان کی قوت صرف ہوتی ہے اور قوت آرام سے بحال کی جا سکتی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اسلام نے پانچ وقت نماز کا پروگرام بنا کر اس کا بھی نہایت اعلےٰ بندوبست کر دیا ہے۔ نماز کے معمولی پانچ اوقات صبح۔ ظہر۔ عصر۔ مغرب اور عشاء ہیں ان اوقات کی تقسیم بھی نہایت حکمت آمیز ہے۔ صبح سورج نکلنے سے پہلے انسان اٹھتا ہے، حوائج سے فارغ ہو کر وضو کرتا ہے اور دو رکعت نماز ادا کرتا ہے اس سے رات بھر کا تمام کسل دور ہو جاتا ہے اور انسان تازہ دم ہو جاتا ہے۔ تھوڑا سا ناشتہ کر کے وہ کام میں مصروف ہو جاتا ہے۔ دوپہر تک خوب محنت سے کام کر سکتا ہے۔ دوپہر کو کام سے فارغ ہو کر کھانا کھاتا ہے اور ذرا دیر آرام کر کے ظہر کی نماز کے لئے وضو کرتا ہے نماز پڑھتا ہے۔ صبح کی محنت اور کھانے وغیرہ کی سستی اس طرح دور ہو جاتی ہے۔ ظہر کی نماز کے بعد عصر تک پھر کام کر سکتا ہے۔ عصر کے بعد بازار وغیرہ میں سودا سلف خریدنے کے لئے جا سکتا ہے اسکے بعد مغرب کی نماز ادا کرتا ہے اور دن بھر کی تکان اس طرح دور ہو جاتی ہے۔ مغرب کی نماز کے بعد کھانا کھاتا ہے اور پھر عشا کی نماز پڑھتا ہے۔ اس طرح کھانے کا کسل دور ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد وہ رات کے لئے آرام کرتا ہے اور سو جاتا ہے۔

الغرض نماز کے اوقات ایسے ہیں کہ عبادت کے ساتھ ساتھ جہاں روح کے بند کھلتے ہیں وہاں جسم کی کسل اور تکان کی زنجیریں بھی ٹوٹتی چلی جاتی ہیں۔ ایسی صورت میں ساتویں یا چھٹے اور ساتویں دن کے آرام کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔

درخواستِ دعا

برادرم چوہدری غلام احمد صاحب کے بازو کا اپریشن ۲۷/۵/۶۵ کو ملکی ہسپتال لائل پور میں ہو گیا ہے۔ الحمد للہ کہ اپریشن کامیاب رہا ہے برادرم کی صحت بخار اور زخم کی وجہ سے کمزور ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل سے کامل شفاء عطا فرمائے۔

(اقبال احمد دفتر خدمتِ درویشاں)

جلسہ سالانہ کی تاریخوں سے متعلق ضروری اعلان

چونکہ اس سال رمضان المبارک ۲۵ دسمبر سے شروع ہو گا اس لئے احباب کی سہولت اور حرمت رمضان کی وجہ سے حسبِ فیصلہ مجلس مشاورت جسے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے منظور فرمالیا ہے جلسہ سالانہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۶۵ء کی بجائے ۱۹-۲۰-۲۱ دسمبر ۱۹۶۵ء کو منعقد ہو گا (انشاء اللہ العزیز) احباب ان تاریخوں کو نوٹ فرمالیں اور ان کے مطابق تیاری فرمائیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

پردہ اور ہماری خواتین

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جو خطاب فرمایا اس کا مکمل متن افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

قل للمومنٰت یغضضن من ابصارھن و یحفظن فروجھن ولا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا و لیضربن بخمرھن علیٰ جیوبھن ولا یبدین زینتھن الا لبعولتھن او اٰبآئھن او اٰبآء بعولتھن او ابنائھن او ابناء بعولتھن او اخوانھن او بنی اخوانھن او بنی اخواتھن او نسآئھن او ما ملکت ایمانھن او التّٰبعین غیر اولی الاربۃ من الرّجال او الطّفل الّذین لم یظھروا علیٰ عورٰت النسآء ولا یضربن بارجلھن لیعلم ما یخفین من زینتھن۔ وتوبوا الی اللہ جمیعاً ایّہ المومنون لعلکم تفلحون۔

(سورہ النور آیت ۳۲)

یہ آیات پردہ کے احکام سے متعلق ہیں۔ ان میں خدا تعالےٰ نے پوری وضاحت کے ساتھ ہمارے پردہ کی حد بندی کر دی ہے۔ پردہ کے احکام کے نزول سے پہلے کھلے بندوں مرد و عورت ایک دوسرے کے آمنے سامنے آتے اور باہم میل جول رکھتے تھے۔ اور ان کا اس قسم کا باہمی میل جول عام تھا۔

جس وقت ان آیات کا نزول ہوا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالےٰ کے ان احکام کو مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں تک پہنچا دیا۔ حدیث میں آتا ہے کہ جونہی خواتین نے ان احکام کو سنا۔ انہوں نے اپنی چادریں پھاڑیں اور اپنے تہ بندوں کے کنارے پھاڑ کر اوڑھنیاں بنائیں تاکہ ان احکام کے مطابق وہ اپنے گریبانوں کو ڈھانک کر اپنی زینت کو چھپا سکیں۔ حدیث میں آتا ہے۔

قال ابن شھاب عن عروۃ عن عائشۃ قالت یرحم اللہ نساء المھجرات الاوّل لما انزل اللہ ولیضربن بخمرھن علیٰ جیوبھن۔ شققن مروطھن فاختمرن بہ اور پھر اسی کے تعلق میں دوسری حدیث جو حضرت عائشہؓ ہی سے مروی ہے۔ آپ فرماتی ہیں۔

لما نزلت ھذہ الایۃ ولیضربن بخمرھن علیٰ جیوبھن اخذن ازرھن فشققنھا من قبل الحواشی فاختمرن بھا۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ یہ آیات پردے کی حد بندی کس طرح کرتی ہیں۔ اور ہمیں کس قسم کے پردے کا حکم دیتی ہیں۔ ان آیات میں اللہ تعالےٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) تو ان مومن عورتوں سے کہدے کہ وہ اپنی آنکھوں کو نیچا رکھا کریں۔ یعنی جب کبھی بھی ان کا سامنا مردوں سے ہو جائے تو ان کے لئے بھی یہی حکم ہے کہ وہ بھی اپنی آنکھیں نیچی کر لیا کریں۔ اور ایک دوسرے کو آنکھیں کھولکر نہ دیکھا کریں۔ اور ان تمام راستوں کی حفاظت کریں۔ جن سے بدی انسانی قلب میں داخل ہوتی ہے۔ اور اپنے جسم کے زینت والے حصہ کو غیر محرموں پر ظاہر نہ کریں۔ سوائے اس کے کہ جو حصہ آپ ہی آپ ظاہر ہو جائے جیسے قد وغیرہ اور چاہیئے کہ وہ اپنی اوڑھنیوں کو اپنے منہ کے اوپر سے کھینچ کر گریبانوں تک لے آئیں۔ یعنی لمبا گھونگھٹ نکالیں اور اپنی زینت سوائے اپنے قریبی رشتہ داروں کے یا ایسے متعلقین کے جن کی فہرست ان آیات میں دی گئی ہے۔ ان کے سوا اور کسی کو نہ دکھائیں۔

قرآن کریم کی ان آیات سے واضح ہو جاتا ہے کہ ہمیں اپنے خاوندوں اپنے باپوں اپنے خاوندوں کے باپوں اپنے بیٹوں اپنے بھائیوں اپنے بھتیجوں۔ اپنے بھانجوں اپنی عورتوں یا پھر جن کے مالک ان کے داہنے ہاتھ ہوں ان کے سوا کسی پر اپنی زینت کو ظاہر نہ ہونے دینا چاہیئے۔

اس کے علاوہ ہماری آسانی کے لئے اس حکم میں لچک بھی ہے جو ایسے ماتحت کام کرنے والے لوگوں کے متعلق ملتی ہے، جو ابھی اپنے سن شعور کو نہ پہنچے ہوں۔ اور ان کی عمریں چھوٹی ہوں جیسے ہم اپنے گھروں میں چھوٹی چھوٹی عمروں کے لڑکے رکھ لیتے ہیں۔ اگر ہم ایسے ناسمجھ اور کم عمر کے بچوں کے سامنے ہو جائیں تو اس پر پابندی نہیں۔ آیت کا اگلا ٹکڑا ولا یضربن بارجلھن لیعلم ما یخفین من زینتھن۔ خدا کی طرف سے اپنی زینتوں کو مخفی اور چھپائے رکھنے کے لئے پھر تاکیدی حکم نافذ کرتا ہے۔ تاکہ ہم اس کے احکام کو مان کر اور اس پر عمل کر کے فلاح پانے والے بنیں پردے کی اس قسم کی پابندی کیوں لگائی گئی۔ اس لئے کہ ہم اپنے اخلاق کی حفاظت کر سکیں:

اخلاق کی حفاظت بڑی ضروری اور اہم چیز ہے۔ ایسے تمام کام جو ہمارے اخلاق کو کمزور کر دینے والے ہوں، وہ شیطانی کام ہیں۔ قومی اخلاق کو قائم رکھنے کے لئے ہمیں پردے کے اہتمام کی ضرورت ہے ان احکام کے مطابق جن کا قرآن کریم میں حکم ہے۔ اسلامی پردے کا تصور یہی ہے کہ ہم اس طرح پردہ کریں جس سے ہماری زینت چھپ جائے گزشتہ زمانہ میں پردہ ایک بڑی چادر سے کیا جاتا تھا۔ جس میں صرف آنکھوں کا حصہ باقی رہ جاتا تھا اور باقی جسم کا تمام حصہ اس چادر میں چھپ جاتا۔ پھر ضرورت کے تحت اور رفتار زمانہ کے ساتھ اس چادر کی شکل بتدریج دیسی برقعے نے اختیار کر لی۔

جب پردہ کے لئے چادر کافی تھی۔ اس وقت زمانہ کی ضرورت اسی حد تک تھی لیکن جوں جوں وقت گزرتا گیا۔ ہم نے ایسے پردے کی شکل مناسب سمجھی۔ جس سے پردہ کرنے میں آسانی ہو۔ اور ہوا وغیرہ چلنے سے یا دوسرے امور کو سرانجام دینے سے چادر جیسی چیز کے اڑنے سے بے پردگی نہ ہو۔ ہم نے اسے دیسی برقعہ کی شکل دی۔ جو پردہ کے لئے چادر سے زیادہ بہتر تھی۔

زمانہ ترقی پذیر تو ہے ہی۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد پردہ میں مزید سہولت کے لئے برقعہ کی تشکیل میں مزید قطع و برید ہوئی۔ اور زیادہ آسانی اسی میں نظر آئی کہ اس ایک برقعہ کو دو حصوں میں بنایا جائے۔ جو پردہ کے لحاظ سے دیسی برقعہ کی نسبت زیادہ موزوں اور بہتر تھا۔ چلنے پھرنے اور کام میں عورت اسے زیادہ مفید سمجھتی ہے۔ اور اس میں پردے کا مقصد بھی کما حقہ پورا ہو جاتا ہے۔

اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے اور اس قسم کی سہولت کے لئے برقعے کی کتر و بیونت میں تبدیلی ضروری نہیں۔ اور فی زمانہ اس چادر سے ضرورت پوری نہیں ہو سکتی تھی۔ اس لئے لازمی تھا کہ ایسا برقعہ بنایا جاتا۔ جس سے زیادہ سے زیادہ سہولت سے پردہ ان احکام کے مطابق ہوتا۔ جو قرآن کریم کے ذریعہ ہم پر نازل ہوا۔ لیکن اب برقعہ محض ایک فیشن بن گیا ہے۔ لباس کے فیشن کے ساتھ برقعے نے بھی وہی صورت اختیار کر لی ہے۔ جس طرح تنگ دیسٹ لیگنس کا فیشن عام ہو چکا ہے۔ اسی طرح برقعہ بھی اس فیشن کے ساتھ دیکھنے میں آ رہا ہے۔ جو زینت کے چھپانے کے مقصد کو قریباً ختم کر دیتا ہے۔ اور اس پر ہی بس نہیں بلکہ اس سے اگلا قدم بھی قابل توجہ ہے۔ برقعہ تو پردہ کے لئے پہنا جاتا ہے۔ مگر اس کے برعکس یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ نقاب اس قدر باریک ہوتا ہے کہ اس میں سے چہرے کے تمام خدوخال اور رنگ و روپ نمایاں ہو رہے ہوتے ہیں۔ جو پردے کے احترام کے منافی ہے۔ کیونکہ جس زینت کو چھپانے کا حکم ہے۔ وہ زینت دونوں صورتوں میں نمایاں ہو جاتی ہے۔ یعنی تنگ و چست برقعے سے اور نقاب میں بے احتیاطی سے اور پھر اس کا نتیجہ خدانخواستہ وہی ہو سکتا ہے۔ جس کی روک تھام کے لئے خدا تعالےٰ نے پردے کے احکام کا نزول فرمایا۔

میری اس وضاحت سے یہ نہ سمجھا جائے کہ خدانخواستہ ہم میں سے ہر ایک یہی وطیرہ اختیار کئے ہوئے ہے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ ہماری خواتین کی اکثریت بفضلہ تعالیٰ پردے کا خاص اہتمام کرنے والی اور بہت محتاط ہیں۔ جو محض اللہ تعالےٰ کے فضل اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بشارت و برکت کے نتیجہ میں ہے۔

کہیں کہیں شاذ کوئی ایسی مثال نظر آ جاتی ہے۔ آخر انسان کمزوری کا مجسمہ ہے ایسی کمزوری ہو سکتی ہے۔ لیکن جہاں کہیں ایسی کمزوری خدانخواستہ نظر آئے تو ہمارا فرض ہے کہ ہم ایک دوسرے کو توجہ دلائیں پیار و محبت سے نرمی سے صلح و آشتی سے اور پوری ہمدردی کے ساتھ اس کی اصلاح کی کوشش کریں۔

ترقی کے اس دور میں مسلمانوں میں ایک ایسا طبقہ بھی ہے۔ جو محض اپنے آپ کو ترقی یافتہ اعلیٰ تعلیم یافتہ اور معیاری کہلوانے جانے کے لئے نہ صرف برقعہ کی قیود سے ہی آزاد ہو گیا ہے۔ بلکہ وہ اس حد تک بڑھا کہ اس نے اپنا کمال اس میں سمجھا کہ وہ مکسڈ پارٹیوں اور دعوتوں میں بلا تکلف شامل ہونے لگا۔ ہر قسم کے سیر و تفریح کے پروگرام مکس ہونے لگے۔ یہاں تک کہ یہ طبقہ تعلیم کو بھی مخلوط ہی پسند کرنے لگا یہ کیوں؟ صرف اس لئے کہ وہ سوسائٹی میں "الٹرا ماڈرن" سمجھے جائیں مگر اس قسم کے اقدامات کا نتیجہ کیا ہے؟

نتیجہ نہایت خوفناک اور گھناؤنا تھا۔ اخلاقی حالت تقریباً تباہ ہو چکی ہے۔ گناہ کے ارتکاب بڑھ رہے ہیں۔ سول میرجز ہو رہی ہیں جو شاذ ہی کامیاب ثابت ہوتی ہیں۔

یہ ایسا خطرناک زہر ہے کہ معاشرہ اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔

مسلمانوں نے یہ رنگ کہاں سے لیا؟ یہ مغربی اقوام کی اندھا دھند تقلید سے لیا۔ اور اس قسم کے نام نہاد مسلمان کہلانے والے اپنی دینی تعلیم۔ اپنے قرآنی احکام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو بھول کر انجام کار خوفناک مصیبتوں اور آلام سے دوچار ہو کر رہ گئے۔ اپنی بہنوں۔ اپنی بہو بیٹیوں اور اپنی بیویوں کی عزتوں کا خاک میں مل جانا کوئی معمولی مصیبت نہیں؟

یہ مظاہرے کیوں ظہور میں آ رہے ہیں؟ اس لئے کہ پہلے پردہ کے احترام کا خیال نہ رکھا۔ پھر آہستہ آہستہ برقع کی قید و بند سے یہ کہہ کر آزاد ہوئے کہ ہم بیمار ہیں۔ ڈاکٹرز نے صحت کے لئے ایسا مشورہ دیا ہے یا اس قسم کے اور بہت سے عذر لنگ تراش لئے جاتے ہیں۔

ابتدا میں برقعے سے الگ ہو کر یہ لے حجابی محدود ہوتی ہے لیکن بتدریج یہ رجحان اس قدر کھلتا ہے کہ پردہ نشیں ہر سر عام ہر مجلس اور سوسائٹی کی زینت بن کر رہ جاتی ہے۔

روزمرہ کے اخبارات ہمارے سامنے ہیں جن میں اس قدر وضاحت سے سنسنی خیز واقعات لکھے ہوتے ہیں کہ روح کانپ کر رہ جاتی ہے۔ کہیں اغوا کے انوکھے قصے ہوتے ہیں۔ کہیں بد اخلاقی کے مظاہروں کی تفصیل دی ہوتی ہے۔

ابھی چند ماہ ہوئے ایک اغوا کی خبر آپ سب کی نظروں سے بھی گزری ہوگی جو اپنی نوعیت میں انتہائی تکلیف دہ تھی۔ جس میں ایک شخص کی بیوی مع اس کی ۱۲ سالہ بیٹی کے روز روشن میں اغوا کر لی گئی۔

ایسے واقعات کیوں پیش آنے لگے؟ اس قسم کے تکلیف دہ مظاہرے کیوں نظر آنے لگے؟ صرف اس لئے کہ ہم نے خدا تعالےٰ اور اس کے رسولؐ کے احکام کی خلاف ورزی کی۔ ہم نے قرآن کریم کی تعلیم کو بھلا دیا اور اس کے خلاف چلے۔ اور پھر اس کے تمام تر نتائج دیکھنے پڑے۔

ایک گناہ دوسرے گناہ کو ابھارتا ہے۔ ایک بدی اور کمزوری دوسری بدی اور کمزوری کو پیدا کرتی ہے۔ پھر اسی طرح رفتہ رفتہ یہ سلسلہ چل نکلتا ہے جو بعد میں جا کر ایک خوفناک اور زہریلی صورت پیدا کر دیتا ہے۔ (العیاذ باللہ)

اب دیکھئے! کہاں قرآن کریم کی یہ تعلیم اور حکم کہ تم اس طرح پردہ کرو کہ تمہاری زینتیں قطعاً ظاہر نہ ہوں اور اس پر اس حد تک تاکیدی حکم کہ تم زمین پر اس طرح زور سے قدم مار کر بھی نہ چلو جس سے تمہاری پوشیدہ زینتیں نمایاں ہو جائیں۔ اور کہاں یہ نام نہاد مسلمان کہلانے والے جنہوں نے اسلامی تعلیم اور اسلامی احکام کو بالائے طاق رکھ دیا۔ اور جھوٹی آن اور نمود کے لئے اپنی عزت کے پرخچے اڑا دیئے۔

قرآن تو یہ کہتا ہے کہ تم صرف اور صرف اپنے باپ۔ بھائی۔ خاوند۔ بھتیجوں۔ بھانجوں اور اپنے خاوند کے بیٹوں کے ہی سامنے ہو سکتے ہو یا پھر ان لوگوں کے جو اپنی بلوغت کو نہ پہنچے ہوں۔ جیسے گھر میں چھوٹے موٹے کام کرنے والے چھوٹے بچے یا ایسے ہی دوسرے لوگ جو ان شرائط میں آتے ہیں۔ اور کہاں؟ یہ کہ پردے کے نام سے ہی بالکل بے نیاز ہو کر مخلوط سوسائٹی کی زینت بن جانا!

خدا تعالےٰ کے اس امتناعی حکم میں باریک ترین حکمت یہی ہے کہ وہ اپنی مخلوق کو تمام نشیب و فراز سمجھا کر اسے پاک و طیب اور با اخلاق بنانا چاہتا ہے۔

خدا تعالےٰ کی ذات ارفع و اعلےٰ اور پاک و طیب ہے۔ اس نے انسان کو اپنی ان خصوصیات کا حامل بنایا ہے وہ اپنی مخلوق کو ہر حال میں پاک و صاف دیکھنا پسند کرتا ہے۔ اسنے ہماری راہنمائی کیلئے اپنے احکام بمع نتائج پوری تفصیل سے بیان فرما دئے۔ اور آنحضرت صلعم نے نہ صرف یہ کہ خدا تعالےٰ کا پیغام اور احکام ہی ہم پہنچائے بلکہ ان پر کما حقہٗ عمل کر کے ہمارے سامنے اسوۂ حسنہ بھی رکھ دیا۔

پھر کس قدر دکھ کا مقام ہے؟ اور کس قدر افسوس اور مٹ جانے کا مقام ہے کہ مسلمان کہلانے والے اپنے خدا کے احکام کو بھول جائیں۔ خدا کے محبوب رسولؐ کی تعلیم کو بھول جائیں۔ اور مغربی اقوام کی اندھا دھند تقلید کرنے لگ جائیں جس کا نتیجہ سوائے ذلت و رسوائی کے کچھ نہیں۔ العیاذ باللہ۔

بات یہ ہے کہ یہ لوگ دراصل وہی ہیں جنہوں نے حقیقت میں لفظِ اسلام اور مسلمان کے معنی ہی نہیں سمجھے۔

اسلام کے معنی تو ہیں سلامتی اور کامل فرمانبرداری۔ اور اگر یہ کامل فرمانبرداری کی روح مسلمان میں نہیں تو پھر وہ مسلمان ہی کیونکر کہلا سکتا ہے؟

آجکل اس قسم کی بے پردگی کا اوچھا فیشن عام ہو رہا ہے جس کا زہریلا اثر اپنے قرب و جوار کو بھی بری طرح اپنی لپیٹ میں لے رہا ہے۔

میں اپنی عزیز بہنوں سے درخواست کروں گی کہ وہ خود بھی محتاط رہیں اور اپنی بچیوں اپنی بہنوں اور اپنے دیگر عزیزوں کو بھی اس زہریلی فضا سے دور بہت دور رکھنے کی کوشش فرمائیں۔

اس قسم کی بے حقیقت اور نقصان دہ باتیں اپنے اندر سفلی کشش ضرور رکھتی ہیں۔ اور عورت بچاری کمزور واقع ہوئی ہے۔ شیطان کا ہر وقت کا ساتھ ہے۔ کسی وقت بھی اس قسم کی کوئی کمزوری وجود میں آ سکتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم چوکس رہیں اور اپنے بہن بھائیوں اور اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت اور پرورش اس طرح اور ایسے ماحول میں کریں جہاں دور دور تک اس زہریلی فضا کی رسائی نہ ہو۔

ہم پر خدا تعالےٰ کا کس قدر عظیم الشان احسان اور فضل ہے؟ کہ ہمارا شمار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ادنیٰ خدام میں ہوا۔

آپؑ کی برکت سے ہم نے خدا اور اس کے رسولؐ کے احکام کو سمجھا اور آپؑ ہی کی برکت سے ہمیں آنحضرت صلعم کی تعلیم کو سمجھنے اور آپؐ کی سنت پر چلنے کی توفیق ملی۔ اس پر ہم جتنا بھی اپنے محسن خدا کا شکر کریں کم ہے۔

میں نے مضمون کے شروع میں برقعہ کی قطع و برید کا ذکر کیا تھا۔ اگر میری عزیز بہنیں یہ سمجھتی ہیں کہ وہ پردے کے اس طریق پر ان شرائط کے ساتھ قائم رہ سکتی ہیں جو نبی اکرم۔ آنحضرت صلعم کے زمانہ میں رائج تھا تو اس میں کیا اعتراض ہو سکتا ہے؟ یعنی وہی ایک بڑی سی چادر جس میں عورت کی پوری زینت ڈھک جائے۔

یہاں سوال ہی پردے کا ہے۔ اگر اس طریق سے پردے کی تمام شرائط پوری ہو سکتی ہیں اور ساتھ ہی ساتھ موسمی سہولت اور آسانی بھی میسر آ سکتی ہے تو پھر اسلامی پردے کا تصور بالکل ٹھیک اور درست ہے۔ لیکن! اگر اس کے منافی ہے تو پھر موجودہ پوری آستین کا برقعہ جو چھوٹا اور چست نہ ہو یہی بہتر ہے۔

ہم تو ویسے بھی مخالفین کے نرغے میں گھرے ہوئے ہیں۔ مخالف ہر وقت اس تاک میں رہتا ہے کہ کوئی ان کی معمولی سی بات ہاتھ لگے تو ہم انہیں اپنا نشانہ بنائیں۔ ہماری ذرا سی لغزش معاشیہ آرائی کے ساتھ الم نشرح ہو کر ٹھوکر کا موجب بن سکتی ہے۔

اس لئے میں آپ سے ایک دفعہ پھر گزارش کرتی ہوں کہ آپ جہاں کہیں ایسی کمزوری دیکھیں پوری احتیاط اور اخلاق کی حد کے اندر رہتے ہوئے اصلاح کی طرف توجہ دلائیں۔

اور اب حرفِ آخر یہ ہے کہ خدا کرے! ہم میں وہی کامل فرمانبرداری کی روح پیدا ہو جائے جو روح ان مہاجر خواتین کے اندر کارفرما تھی۔ جنہوں نے ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن کا حکم ملتے ہی اسی وقت سر تسلیم خم کر دیا۔ اور کامل فرمانبرداری کا نمونہ دکھا کر خدا تعالےٰ کے قول

لعلکم تفلحون

کی مصداق بنیں۔

اسی طرح ہمیں بھی خدا تعالےٰ اپنے احکام پر چلنے والی اور اپنی رضا کی راہوں کو اختیار کرنے والی بنائے۔

آمین

پردہ کی اہمیت

"یورپ کی طرح بے پردگی پر بھی لوگ زور دے رہے ہیں لیکن یہ ہرگز مناسب نہیں۔ یہی عورتوں کی آزادی فسق و فجور کی جڑ ہے۔ جن ممالک نے اس قسم کی آزادی کو روا رکھا ہے ذرا ان کی اخلاقی حالت کا اندازہ کرو۔ اگر اسکی آزادی اور بے پردگی سے ان کی عفت اور پاک دامنی بڑھ گئی ہے تو ہم مان لیں گے کہ ہم غلطی پر ہیں لیکن یہ بات بہت ہی صاف ہے کہ جب مرد اور عورت جوان ہوں اور آزادی اور بے پردگی بھی ہو تو ان کے تعلقات کس قدر خطرناک ہونگے بدنظری اور نفس کے جذبات سے اکثر مغلوب ہو جانا انسان کا خاصہ ہے۔ پھر جس حالت میں کہ پردہ میں بے اعتدالیاں ہوتی ہیں اور فسق و فجور کے مرتکب ہو جاتے ہیں تو آزادی میں کیا کچھ نہ ہوگا۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۳۴)

یوم خلافت کی مبارک تقریب پر

مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے جلسے

کراچی

یوم خلافت کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کراچی نے مندرجہ پروگرام عمل میں لایا۔ ۲۶ مئی کو صلقہ جات میں نماز تہجد کا انتظام کیا گیا۔ نماز فجر کے بعد خلافت احمدیہ کے استحکام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کامل شفایابی کے لئے اجتماعی دعا کی گئی۔ احمدیہ ہال میں ۴ بجے شام جلسہ منعقد کیا گیا۔ اجلاس کی کارروائی زیر صدارت حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ مولوی دین محمد صاحب شاہد مربی سلسلہ نے خلافت احمدیہ کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ دوسری تقریر مولوی عبدالحمید صاحب سابق مبلغ غانا نے برکات خلافت کے موضوع پر فرمائی۔ اس کے بعد مولوی عبدالمالک خاں صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے "خلافت کی اہمیت اور ضرورت" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آخر میں محمد شفیع خاں صاحب نے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی نظم "تحریک دعائے خاص" پڑھ کر سنائی اور صدر صاحب نے حاضرین کو خطاب فرما کر دعا کے ساتھ اس مبارک تقریب کو مکمل فرمایا۔ تمام مقررین کی تقریروں کو سامعین نے نہایت دلچسپی سے سنا۔ حاضری خدا کے فضل سے اچھی تھی۔

سیکرٹری اصلاح وارشاد
جماعت احمدیہ کراچی

لاہور

مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۶۵ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ دہلی دروازہ زیر صدارت محترم چوہدری محمد اسد اللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور جلسہ منعقد ہوا جس میں مولانا شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم لاہور نے خلافت کی تعریف۔ اہمیت اور برکات پر مفصل تقریر فرمائی۔ اس کے بعد محترم چوہدری محمد اسد اللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے تقریر فرمائی جس میں خلافت کی اہمیت اور برکات بیان فرمائیں اور خلافت سے وابستہ رہنے کا عہد کی تجدید کی۔ بعد ازاں آپ نے دعا کرائی۔

سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ لاہور

پشاور

مورخہ ۲۷/۵/۶۵ بعد نماز عصر مسجد احمدیہ سول کوارٹرز میں زیر صدارت مکرم خان شمس الدین خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ پشاور جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ جلسے کا آغاز تلاوت قرآن شریف و نظم سے ہوا۔ ازاں بعد مولوی عبدالکریم صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی ایک تقریر کا اقتباس پڑھ کر سنایا اس کے بعد مکرم مرزا بشیر احمد صاحب اور مکرم شمس الدین صاحب اسلم قائد خدام الاحمدیہ پشاور نے تقاریر کیں۔ خاکسار نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقاریر میں سے دو اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ اور مکرم غلام رسول صاحب صدیقی نے حضرت خلیفہ اولؓ کی تقاریر میں سے چند اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ مکرم مرزا آفتاب احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک فارسی نظم سنائی۔ ازاں بعد مولانا محمد اجمل صاحب مربی سلسلہ اور مولانا چراغ دین صاحب مربی سلسلہ نے تقاریر کیں۔

آخر میں صدر جلسہ مکرم جناب شمس الدین خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ پشاور نے بھی تقریر فرمائی۔ جس کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے اور استحکام پاکستان کے لئے دعا کی گئی۔

سیکرٹری اصلاح وارشاد
جماعت احمدیہ پشاور

کوئٹہ

جماعت احمدیہ کوئٹہ کے زیر اہتمام ۲۷ مئی ۱۹۶۵ء بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ یوم خلافت کا جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم جناب ڈاکٹر محمد عبداللہ خاں صاحب نے خلافت کے فوائد اور عدم خلافت کے نقصانات پر مدلل تقریر فرمائی ہے آپ کے بعد خاکسار نے رسالہ انصار اللہ میں سے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا شائع کردہ خطبہ خلافت کے متعلق پڑھ کر سنایا۔ ازاں بعد مکرم میاں عبدالقیوم صاحب ایم اے نے خلافت کی اہمیت اور برکات کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ بعدہٗ مکرم محترم صدر صاحب نے منافقین کی بعض علامتیں واضح فرما کر جماعت کو ایسے عناصر سے بچنے اور ان سے خبردار رہنے کی تلقین فرمائی ہے۔ نیز آپ نے خلافت سے وابستگی کی اہمیت پر زور دے کر جماعت کو نصیحت فرمائی ہے کہ گھروں میں ہمیشہ اپنی اولاد اور عزیزوں کو خلافت سے وابستگی کی تلقین کرتے رہا کریں اور سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا وہ عہد جو حضور نے خلافت سے وابستگی کے سلسلہ میں جماعت سے لیا ہے۔ اسے بار بار اپنے سامنے رکھیں اور اس پر کما حقہ عمل کرنے کی کوشش کریں۔ بالآخر آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے نیک ثمرات سے تمام جماعت کو مستفید فرمادے آمین۔

(سیکرٹری اصلاح وارشاد۔ کوئٹہ)

سیالکوٹ

مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۶۵ء کو بعد نماز مغرب جامع مسجد احمدیہ سیالکوٹ میں جلسہ یوم خلافت زیر صدارت مکرم جناب امیر صاحب جماعت احمدیہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد سید امجد علی شاہ صاحب نے اسلام اور احمدیت میں نظام خلافت کا ثبوت کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ مکرم محمد سعید صاحب قائد خدام الاحمدیہ نے حضرت . . . . . مولانا حافظ حاجی نور الدینؓ کی سیرت توکل علی اللہ تبحر علمی اور حضرت مسیح موعود کی بے نظیر اطاعت کے جستہ جستہ واقعات بیان کئے۔

خاکسار محمد احسان سیکرٹری اصلاح و ارشاد نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک تقریر کا اقتباس الفضل کے خلافت نمبر سے پڑھ کر سنایا۔ آخر میں مکرم میاں احمد علی صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے خلافت کی ۱۹ برکات کو مفصل طور پر بیان کیا اور جماعت کے احباب کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی کارروائی کے اختتام پر مکرم جناب بابو قاسم الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ نے دعا کرائی۔ خدا کے فضل سے جلسہ کی حاضری اچھی تھی اور بعض غیر مبائع دوست بھی شامل جلسہ ہوئے۔

(سیکرٹری اصلاح وارشاد شہر سیالکوٹ)

رحیم یار خاں

مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۶۵ء بروز جمعرات بعد از نماز مغرب بمقام مسجد احمدیہ رحیم یار خاں زیر صدارت مولوی محمد اشرف صاحب ناصر مربی سلسلہ جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد صاحب صدر نے جلسہ کی غرض و غایت حاضرین جلسہ کے سامنے تفصیلاً بیان کی۔ بعدہٗ خاکسار نے مولانا ابو العطاء صاحب کا مضمون "ضرورت خلافت۔ عقلی دلائل کی رو سے" اخبار الفضل سے پڑھ کر سنایا۔ اسکے بعد محترم چوہدری فضل احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع رحیم یار خاں نے نظام خلافت کے موضوع پر تقریر کی۔ ازاں بعد محترم محمد اشرف صاحب ناصر مربی سلسلہ نے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرم ناصر احمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات مصلح الموعود ہونے کے متعلق پڑھ کر سنائے

بعدہٗ محترم محمد اشرف صاحب ناصر مربی سلسلہ نے "خلفاء خدا تعالیٰ ہی بناتا ہے" کے موضوع پر قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں تقریر کی دوران تقریر آپ نے خلافت کے ساتھ وابستگی کے عہد کو احباب جماعت کے درمیان کھڑے ہو کر دہرایا تمام تقاریر پورے انہماک اور توجہ سے سنی گئیں۔ سیکرٹری اصلاح وارشاد

جماعت احمدیہ رحیم یار خان

گجرات

جماعت احمدیہ شہر گجرات کا اجلاس مورخہ ۲۷/۵/۶۵ کو بعد نماز مغرب زیر صدارت چوہدری بشیر احمد صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ منعقد ہوا تلاوت و نظم کے بعد مکرم افضال ربانی صاحب نے "خلافت کی برکات" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آخری تقریر ملک بشارت احمد صاحب نے کی جناب صدر صاحب نے دعا کرائی اور جلسہ برخاست ہوا۔ سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ شہر گجرات

منٹگمری

۲۷ مئی یوم خلافت کے موقع پر بعد نماز عصر مسجد مبارک منٹگمری میں جماعت احمدیہ منٹگمری کا جلسہ منعقد کیا گیا۔ صدارت کے فرائض مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب قائمقام امیر جماعت منٹگمری نے ادا فرمائے۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے "خلافت کی اہمیت" کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ دوسری تقریر مکرم میاں محمد عمر صاحب پی۔ ڈی۔ ایس۔ پی صاحب نے "خلافت احمدیہ اور غیر مبائعین" کے موضوع پر کی۔ آپ نے تذکرہ کے حوالجات سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کی روشنی میں "فتنہ غیر مبائعین" کا ابطال ثابت کیا آپ کی تقریر کے بعد مکرم مرزا احمد بیگ صاحب نے خلافت پر اعتراضات کا مفصل جواب دیا۔ اس کے بعد دعا ہوئی اور چونکہ حضور ایدہ اللہ کی ہدایت پر احباب روزہ سے تھے۔ اسلئے اس موقع پر افطاری کرائی گئی۔ یہ اجلاس مغرب تک جاری رہا۔

لطیف احمد کاہلوں شاہد مربی
سلسلہ احمدیہ۔ منٹگمری

منیجر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے چیٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

وصایا

ضروری نوٹ (۱) مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمادیں۔

(۲) ان وصایا کو جو نمبر دئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

(۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مثل ۱۶۷۸۱ میں امۃ الرشید بیگم زوجہ مرزا محمد یوسف صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن بدوملہی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر دو صد روپے ایک جوڑی بالیاں طلائی وزن ۸ ماشے قیمت ۸۶/۶ روپے یہ میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بعد حصہ جائداد داخل کردں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کردں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہوجائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ ہوگی۔

الامۃ:۔ امۃ الرشید

گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

گواہ شد:۔ مرزا شریف احمد

مثل ۱۷۷۵۹ میں میاں خدا بخش ولد میاں اللہ دتہ صاحب قوم اعوان پیشہ بے کاری عمر ۰۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۱ء ساکن بھیرہ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری ماہوار آمدنی کوئی نہیں ہے۔ میرا مکان پختہ محلہ اسلامیہ باغ پر لب گول سڑک بھیرہ ضلع سرگودھا واقع ہے جس کی قیمت اندازاً مبلغ تین ہزار روپے ہے مذکورہ مکان کی قیمت کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ جائداد رقم ہذا سے جو بھی ادائیگی ہوتی رہے۔ وہ منہا سمجھی جائے۔ اور بوقت وفات جو کچھ اور بھی جائداد ثابت ہو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ خدا بخش بقلم خود

گواہ شد:۔ محمد یوسف بی اے بی ٹی امیر جماعت احمدیہ بھیرہ ضلع سرگودھا۔ گواہ شد:۔ فضل الرحمان ولد حاجی عبدالرحمٰن بھیرہ۔

مثل ۱۷۷۶۰ میں شان محمد شیخ ولد سردار محمد شیخ قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۹/۶۲ ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔

میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۲۱۹/- روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کردں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہوگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے جاری کی جائے۔

العبد:۔ شان محمد شیخ پرتاب بلڈنگ نمبر ۲ ہابیر سٹریٹ نمبر ۹ I بیڈن روڈ لاہور

گواہ شد:۔ عبدالواحد خان

گواہ شد:۔ سربلند خان پنشنر۔

مثل ۱۷۷۶۱ میں امۃ اللطیف تسنیم بنت عطاء الرحمٰن صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد نہیں۔ میری ماہوار آمدنی صرف ۱۰۰/- روپے ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائداد نہیں۔ میں اپنی ماہوار آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائداد پیدا کردں تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ نیز بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت ۲۴/۴/۶۵ سے نافذ سمجھی جائے۔ الامۃ:۔ امۃ اللطیف تسنیم ٹیچرس نصرت گرلز سکول ربوہ۔

گواہ شد:۔ عطاء الرحمٰن (والد موصیہ)

گواہ شد:۔ محمد شفیع صدر محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ۔

مثل ۱۷۷۶۲ میں مستری غلام محمد ولد جمال دین صاحب قوم مغل پیشہ نجاری عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت یکم جنوری ۳۷ء ساکن احمد نگر ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۶۵ ۲۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد ایک مکان بنام واقعہ احمد نگر مالیتی ۱۰۰۰/- روپے اور ایک قطعہ اراضی واقعہ محلہ دارالنصر ربوہ مالیتی ۳۵۰/- روپے کا رقبہ ۳/۴ مرلے ہے (ایک کمرہ ایک باورچی خانہ ہے۔ مکان واقعہ احمد نگر میں اپنی مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کردں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میرا گذارہ اس وقت میری آمد پر ہے جو اس وقت بارہ صد روپیہ سالانہ ہے۔ میں اپنی سالانہ آمد کے جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میری وصیت یکم مئی ۶۵ء سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ مستری غلام محمد

گواہ شد:۔ عبدالرحیم انسپکٹر وصایا

گواہ شد:۔ محمد صادق بٹ احمد نگر

مثل ۱۷۷۶۳ میں نسیم طاہرہ زوجہ ملک مبارک احمد صاحب قوم پٹھان ککے زئی عمر ۳۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ۸/B ماڈل ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد بصورت حق مہر ایک ہزار روپیہ زیور چوڑیاں طلائی ۷ تولہ ۱۰ عدد انگوٹھی طلائی دو عدد (ایک تولہ) کانٹے طلائی پانچ جوڑی وزنی ۵ تولہ گلوبند طلائی ۸ تولہ ٹکہ طلائی ۱½ تولہ کڑا طلائی ۲½ تولہ میزان کل وزن ۲۸ تولہ سونا جس کی قیمت ۳۶۴۸/- روپے بنتی ہے۔ کل میزان جائداد ۴۲۴۸/- روپے ہوتی۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ ۴۸۴/- روپے حصہ وصیت میں صدر انجمن احمدیہ کو ادا کروں گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں یہ ادائیگی نہ کرسکوں تو میرے ورثاء میرے مرنے کے بعد ادا کریں گے۔ اس کے علاوہ بھی اگر کوئی جائداد بناؤں یا میرے مرنے کے بعد کوئی جائداد ثابت ہو تو میرے ورثاء اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کے طور پر رقم ادا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ مجھے مزید نیکی کی توفیق عطا فرمائے۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں۔ اگر کوئی آمدنی ہوئی تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی ادائیگی کروں گی میری وصیت تاریخ تحریر سے منظوری فرمائی جاوے۔ الامۃ: نسیم طاہرہ بقلم خود

گواہ شد:۔ نصیر احمد بقلم خود (والد موصیہ)

گواہ شد:۔ مبارک احمد ملک (خاوند موصیہ)

مثل ۱۷۷۶۴ میں عبدالغفور نثار ولد عبدالکریم صاحب قوم لوہار پیشہ تبلیغ عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن بیدادپور درکالی ڈاک خانہ کھٹیالہ درکالی ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ کیونکہ میرے والدین زندہ ہیں۔ لیکن فی الحال خاکسار کو وقف جدید کی طرف سے ۶۰/- روپے ماہوار ملتے ہیں۔ میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں کوئی جائداد اپنی زندگی میں پیدا کردں تو اس کی مجلس کارپرداز کو اطلاع دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ بعد وفات اگر کوئی میرا ترکہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ (نوٹ) اگر زندگی میں خاکسار کی کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی میری وصیت مئی ۶۵ء سے منظور کی جائے

العبد:۔ عبدالغفور نثار معلم وقف جدید ربوہ

گواہ شد:۔ نیاز الدین کارکن وقف جدید

گواہ شد:۔ شرافت احمد کارکن وقف جدید

مثل ۱۷۷۶۵ میں رقیہ بیگم زوجہ ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ۱۹ صاحب سنگھ بلڈنگ صدر روڈ پشاور چھاؤنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جسکے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ کڑے طلائی وزنی چھ تولے کانٹے طلائی وزنی ۱½ تولہ چھاپ کلی طلائی وزنی ایک تولہ ٹاپس طلائی وزنی ۱½ تولہ انگوٹھی طلائی وزنی ۱½ تولہ کل وزن زیورات ۸½ تولے قیمتی ۱۰۶۲-۸۵ حق مہر مبلغ ۷۰۰/- روپے بذمہ خاوند ہے۔ اسکے علاوہ میری کوئی اور آمد نہیں۔ اس میری آمد کوئی جائداد بھی نہیں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائداد بناؤں تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو کروں گی۔ اور اس پر بھی میری مندرجہ بالا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت حاوی ہوگی۔ میری وفات کے بعد جو ترکہ ثابت ہوگا۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی

(والد موصیہ: محمد عبدالرحمٰن۔ گواہ شد: عطاء الرحمٰن صاحب۔ گواہ شد: چوہدری عطاء الرحمٰن صاحب۔ گواہ شد: رقیہ بیگم۔ الامۃ: رقیہ بیگم)

قسط ۳

چندہ جلسہ سالانہ

اس چندہ کے متعلق بعض احباب یہ عذر پیش کرتے ہیں۔ کہ یہ چندہ فرض نہیں۔ اگرچہ گزشتہ اعلانوں میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بیّن فیصلہ جات اور ارشادات پیش کئے جا چکے ہیں۔ جن سے روز روشن کی طرح واضح ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ لازمی اور فرض ہے۔ لیکن چونکہ بعض طبائع اپنی کوتاہیوں کو چھپانے کے لئے بے سروپا عذرات کی طرف مائل رہتی ہیں اس لئے ممکن ہے کہ حضور کے اس ارشاد سے کہ "دراصل اس کا مطالبہ ہر ماہ کے چندہ عام کے ساتھ ہونا چاہیئے" (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۳ء) کسی شخص کے دل میں یہ شبہ پیدا ہو۔ کہ شاید چندہ جلسہ سالانہ صرف انہی احباب کے لئے لازمی ہے جو چندہ عام ادا کرتے ہیں اور وہ یہ خیال کر لیں (اور مجھے یاد ہے کہ ایک دوست نے اس شبہ کا اظہار بھی کیا تھا) کہ موصی احباب کے لئے چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی واجب نہیں ہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ عذر بھی اسی طرح باطل ہے جس طرح یہ عذر کہ چندہ جلسہ سالانہ فرض نہیں۔ اس چندہ کے متعلق مجلس مشاورت میں مختلف سالوں میں جتنی بھی بحث ہوتی رہی ہے خاکسار نے اس کا بغور مطالعہ کیا ہے۔ اس تخصیص کی طرف کہیں بھی کوئی اشارہ نہیں پایا جاتا چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق لمبی لمبی بحثیں ہوتی رہی ہیں اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی متعدد مرتبہ اس چندہ کے متعلق وضاحت فرمائی ہے لیکن کہیں یہ ذکر نہیں ملتا کہ چندہ جلسہ سالانہ صرف چندہ عام دینے والوں سے مخصوص ہے

حقیقت یہ ہے کہ جب ایک چیز کی دوسری چیز کا بدل ہو تو ایک کے ذکر کے بعد دوسری چیز کے ذکر کی ضرورت نہیں رہتی اور کون نہیں جانتا کہ موصی احباب کا حصہ آمد چندہ عام کا بدل ہے پس حصہ آمد کے ساتھ چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کا ذکر نہ ہونے سے موصی احباب کے لئے چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی نہ کرنے کا جواز پیدا نہیں ہو سکتا۔ جب تک انہیں مستثنےٰ کرنے کا معین فیصلہ موجود نہ ہو اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایسا کوئی فیصلہ ارشاد یا اشارہ تک موجود نہیں پس موصی احباب کے لئے بھی چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی اسی طرح لازم اور ضروری ہے جس طرح چندہ عام ادا کرنے والوں کے لئے اور اس بارہ میں کسی احمدی کے لئے کوئی الگ تخصیص یا استثنےٰ نہیں۔ سوائے اس کے کہ کوئی دوست اپنی کسی مجبوری کی بناء پر اس چندہ کی شرح میں کمی کرانے کے لئے مرکز سے منظوری حاصل کر لے۔

(ناظر بیت المال۔ ربوہ)

قیادت اصلاح وارشاد انصار اللہ مرکزیہ کا پروگرام

۱۔ قیادت اصلاح وارشاد کے پروگرام برائے ۱۹۶۵ء میں یہ لازم قرار دیا گیا ہے کہ ہر مجلس انصار اللہ دوران سال ایک خاص اجلاس منعقد کرے جس میں جماعت کے عقائد کے متعلق جو غلط فہمیاں عوام میں پائی جاتی ہیں ان کا ازالہ بذریعہ تقاریر کیا جائے۔ اس کے لئے ایک پروگرام تیار کر کے جون ۱۹۶۵ء کی کسی تاریخ کو مقامی حالات کے مطابق مناسب وقت مقرر کر کے زعماء انصار اللہ اس اجلاس کے منعقد کرنے کا انتظام فرما دیں۔

اور جون کی رپورٹ بھجواتے ہوئے اس اجلاس کی تفصیلات سے اطلاع دیں۔ جزاکم اللہ

انصار اللہ توجہ فرمائیں!

۲۔ ہر رکن مجلس انصار اللہ کے لئے قیادت اصلاح وارشاد کے پروگرام برائے سال ۱۹۶۵ء کی رو سے یہ ضروری قرار دیا گیا ہے کہ وہ اوّل کم از کم ایک فرد کو خواہ وہ رشتہ داروں میں سے ہو یا غیر رشتہ داروں میں سے التزام کے ساتھ زیر ارشاد رکھے۔ دوم ہر رکن مجلس دوران سال کم از کم دس افراد تک سلسلہ کا شائع کردہ لٹریچر پہنچائے

زعماء سے درخواست ہے کہ وہ اپنی ماہوار رپورٹ میں قیادت اصلاح وارشاد کے اس پروگرام کے متعلق جو کوشش کی گئی ہو اس سے اطلاع دیں۔"

(قائد اصلاح وارشاد انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا

والد مکرم شیخ عبدالرحمٰن ریٹائرڈ تحصیلدار تاندلیانوالہ کی دائیں آنکھ کا اپریشن (موتیا بند) ہو گیا ہے احباب کرام سے والد صاحب کی تندرستی اور شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(شیخ عبدالوہاب از اسلام آباد)

قائدین اضلاع مجالس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں

تمام قائدین اضلاع مجالس خدام الاحمدیہ کو ان مجالس کی لسٹ جو ماہنامہ "خالد" کی خریدار ہیں مع ضروری کوائف حسب فیصلہ شوریٰ ارسال کر دی گئی ہے۔ مہربانی فرما کر قائدین حضرات باقی تمام مجالس کو بھی "خالد" کا خریدار بنانے کی کوشش فرما دیں۔ اور اپنی مساعی سے شعبہ ہذا کو مطلع فرما دیں۔ (مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ہفتہ اطفال

۱۵ جون سے ۲۲ جون تک منایا جا رہا ہے سب مجالس شعبہ اطفال کے سب پروگراموں کو اس ہفتہ میں کامیاب بنانے کی سعی کریں نیز ۱۸ جون کے دن سب اطفال کو امتحانات میں شامل کریں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

حلقہ اطفال الاحمدیہ احمد نگر کا "یوم والدین"

مجلس اطفال الاحمدیہ احمد نگر تحصیل چنیوٹ کا "یوم والدین" برائے مجالس چنیوٹ۔ ڈاور۔ لالیاں کوٹ قاضی۔ کتیانہ لیانوالہ۔ بروز جمعۃ المبارک مورخہ ۲۵/۶/۶۵ بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ احمد نگر میں ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ جس کی صدارت محترم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ فرمائیں گے نیز دیگر علماء کرام میں سے محترم مولانا ابوالعطاء صاحب اور نگران صاحب حلقہ جات تحصیل چنیوٹ تقاریر فرمائیں گے۔ سوال وجواب کا موقع بھی ہوگا۔ انصار و خدام بھی کر سکتے ہیں۔ اسی روز ٹورنامنٹ میں اوّل دوم آنے والوں کو انعامات بھی دیئے جائیں گے۔ مجلس عاملہ کا بھی ایک اجلاس ہوگا۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔ جلسہ میں شامل ہو کر عنداللہ ماجور ہوں۔

قائدین مجالس سے التماس ہے کہ اپنے سو فیصد اطفال کو اس "یوم والدین" میں شامل کرنے کی کوشش فرمائیں۔

(ناظم اطفال احمد نگر)

ضروری اطلاع

مسافروں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ:۔

۱۔ ربوہ سے لاہور اور لاہور سے واپس ربوہ کے دو طرفہ سفر کے لئے یکم جون ۱۹۶۵ء سے واپسی ٹکٹ فروخت ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ واپسی ٹکٹ ۵ روپے ۵۲ پیسے میں ملتا ہے جس روز ٹکٹ خرید کیا جائے ربوہ سے لاہور جانے کے بعد اگلے روز نصف شب تک کسی بھی گاڑی سے واپسی سفر اختیار کیا جا سکتا ہے

۲۔ صبح ۵ بج کر ۲۲ منٹ پر ربوہ سے جو ایکسپریس گاڑی (ریل کار) لاہور جاتی ہے اور شام کو واپس آتی ہے اب اس کے یک طرفہ کرایہ میں تخفیف ہو گئی ہے پہلے اس کا کرایہ ۳ روپے ۶۹ پیسے تھا اب یک طرفہ رعایتی کرایہ ۳ روپے ۱۸ پیسے ہو گیا ہے

محمد داؤد
اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر ربوہ

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں (منیجر)

نوٹس

۴۸۰ ڈرم Bitumen جو وار برٹن ریلوے سٹیشن پر غیر منقسم پڑا ہے ۱۶ جون ۱۹۶۵ء کو بارہ بجے دوپہر نیلام عام کے ذریعہ فروخت کیا جائے گا۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ
پی۔ ڈبلیو۔ آر۔ لاہور

تعلیم القرآن کلاس کا پروگرام

کلاس کا افتتاح یکم جولائی ۱۹۶۵ء کو مسجد مبارک میں ہوگا

نظارت اصلاح وارشاد کے زیر انتظام تعلیم القرآن کلاس جو یکم جولائی ۱۹۶۵ء سے ایک ماہ کے لئے شروع کی جا رہی ہے اس کا پروگرام حسب ذیل ہوگا۔ درخواست کنندگان جن کے اسماء چند دن تک اخبار الفضل میں شائع کئے جائیں گے۔ ۳۰ر جون ۱۹۶۵ء تک ربوہ پہنچ جائیں۔ باہر سے آنے والے احباب کے قیام و طعام کا انتظام دارالضیافت میں ہوگا البتہ موسم کے مطابق اپنا بستر ساتھ لیتے آئیں۔

مورخہ یکم جولائی ۱۹۶۵ء بوقت سات بجے صبح مسجد مبارک میں کلاس کا افتتاح ہوگا اور باقاعدہ تعلیم و تدریس شروع ہو جائے گی۔

۱- ۷ بجے صبح سے ۷-۴۵ تک محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل جالندھری
پارہ دس یا پارہ ۱۳ تک دوران ماہ ترجمہ و مختصر تفسیر پڑھائیں گے (بتبدیل مولانا محمد صادق صاحب فاضل)

۲- ۷-۴۵ سے ۸-۳۰ تک محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب
۱۴-۱۵-۱۶ پارہ کا ترجمہ و مختصر تفسیر پڑھائیں گے۔

۳- ۸-۳۰ سے ۹-۱۵ تک محترم میر داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ (حدیث پڑھائیں گے)

۴- ۹-۱۵ سے ۹-۴۵ تک وقفہ

۵- ۹-۴۵ سے ۱۰-۳۰ تک محترم ابوالمنیر نورالحق صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ
پارہ ۱۷-۱۸-۱۹-۲۰ کا ترجمہ و مختصر تفسیر پڑھائیں گے۔

۶- لیکچرز ۱۰-۲۰ سے ۱۱-۱۵ تک اہم مسائل دینیہ کے متعلق سلسلہ کے چیدہ علماء سے ۲۰ لیکچرز دوران ماہ میں دلوائے جائیں گے۔

جمعہ کے دن تعطیل ہوا کرے گی۔ جملہ متعلمین کے لئے ضروری ہوگا کہ کلاس کے بعد فارغ اوقات میں مطالعہ کریں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کو ملیں اور سلسلہ کے دیگر بزرگوں سے استفادہ کریں۔ ضروری نوٹس لکھنے کے لئے قلم اور کاپی ساتھ لائیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

بورڈ کے مڈل کے امتحان میں نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کا نتیجہ

تیرہ میں سے بارہ طالبات کامیاب۔ چھ نے فرسٹ ڈویژن اور چار نے سیکنڈ ڈویژن حاصل کیا

زاہدہ بنت محمد حسین صاحب ۶۹۸ نمبر حاصل کر کے ضلع بھر میں اوّل رہیں

بورڈ کے مڈل کے امتحان میں امسال نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کی ۱۳ طالبات شامل ہوئی تھیں ان میں ۱۲ کامیاب قرار دی گئیں۔ اس سکول کی ایک طالبہ زاہدہ بنت محمد حسین صاحب رول نمبر ۲۹۳۴۰ نے ۶۹۸ نمبر حاصل کر کے ضلع بھر میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے الحمدللہ۔ کامیاب ہونے والی طالبات کے نام نمبر اور ڈویژن حسب ذیل ہیں:-

نمبر شمار	رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ	ڈویژن
۱-	۲۹۳۳۱	طاہرہ حمید	۵۷۵	فرسٹ
۲-	۲۹۳۳۲	مبارکہ سردار	۴۱۸	سیکنڈ
۳	۲۹۳۳۳	امۃ القدوس فرحت	۶۸۶	فرسٹ
۴	۲۹۳۳۵	ارشاد بیگم	۶۷۵	"
۵	۲۹۳۳۶	ناصرہ بیگم	۶۵۵	"
۶	۲۹۳۳۷	قدسیہ فردوس	۵۱۹	سیکنڈ
۷	۲۹۳۳۸	آصفہ چوہدری	۳۵۳	تھرڈ
۸	۲۹۳۳۹	شاہدہ مبارکہ	۵۷۷	سیکنڈ
۹	۲۹۳۴۰	زاہدہ	۶۹۸	فرسٹ
۱۰	۲۹۳۴۱	امۃ الجمیل	۶۰۸	"
۱۱	۲۹۳۴۲	امۃ السمیع	۳۹۸	تھرڈ
۱۲	۲۹۳۴۳	طاہرہ بتول	۴۰۹	سیکنڈ

(ہیڈ مسٹریس نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ)

مقبوضہ کشمیر میں ہنگامی صورت حال، شاستری سے جی ایم صادق کی ملاقات

بھارتی وزیر اعظم غیر ملکی دورہ منسوخ کر دیں گے،

نئی دہلی ۴ر جون۔ یہاں اس قسم کی افواہیں عام ہیں کہ بھارتی وزیر اعظم مقبوضہ کشمیر کی نازک صورت حال اور رن کچھ کے تنازعہ کے پیش نظر اپنے بیرونی دورہ کو یا تو منسوخ کر دیں گے یا انہیں مختصر کر دیا جائے گا۔ وہ تاہرہ، اوٹاوہ اور لیسندن جانے والے ہیں بیرونی دورہ میں ان کی سب سے اہم مصروفیت دولت مشترکہ کے سربراہوں کی کانفرنس ہے جو ۸ر جون سے لندن میں شروع ہو رہی ہے۔ بھارتی اخبارات کی خبروں کے مطابق وزیر اعظم شاستری سے مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعلیٰ مسٹر جی ایم صادق اور وزیر داخلہ مسٹر ڈی پی دھر کی ملاقات کو بہت زیادہ اہم قرار دیا جا رہا ہے کہا جاتا ہے کہ ان دونوں نے بھارتی وزیر اعظم کو یہ اطلاع دے کر حیران کر دیا ہے کہ ریاست میں ایک بار پھر ۱۹۴۷ء کے سے حالات پیدا ہو گئے ہیں اور ہندوؤں میں عدم تحفظ کا احساس بڑھ رہا ہے اور ان میں یہ تاثر پیدا ہو گیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر کو اسے پاکستان میں شامل ہونے سے روکا نہیں جا سکتا خاص طور پر غیر ریاستی ہندو یہ خوف پیدا کرنے کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ ان لوگوں نے کچھ عرصہ سے اپنا کاروبار بند کرنا شروع کر دیا ہے اور اپنے اصل علاقوں میں واپس جا رہے ہیں۔

جی ایم صادق اور ڈی پی دھر نے وزیر اعظم کو یہ بھی بتایا ہے کہ اندرونی بحران رن کچھ میں شکست اور بیرونی دنیا میں بھارت کے وقار کی تباہی اور مخالف لیڈروں کی اصلی صورت حال کی طرف نشان دہی نے حالات کو تقریباً قابو سے باہر کر دیا ہے ریاست میں حریت پسندوں کے حوصلے بڑھ گئے ہیں۔ اور وہ بلا پاکستان کی حمایت اور اپنے وطن کو آزاد کرانے کے عزم کا اظہار کرتے ہیں

دریں اثنا بھارتی وزیر اعظم نے پھر اس بات کو دہرایا ہے کہ رن کچھ کے سوال پر پاکستان سے اس کی جنگ ہو سکتی ہے کل بھارتی صوبوں کے وزیر اعلیٰ کی کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کوئی نہیں جانتا کہ برطانوی وزیر اعظم مسٹر ولسن کی صالحی تجاویز کامیاب ہوں گی یا نہیں ان حالات میں ہمیں اپنے آپ کو نازک صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر طرح تیار رکھنا ہوگا۔

پاکستان اور چین حقیقی بھائی ہیں

ہمارے خوشگوار تعلقات کا سہرا صدر ایوب کے سر ہے (چو این لائی)

کراچی ۴ر جون۔ چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی نے کہا ہے کہ صدر ایوب کے برسر اقتدار آنے کے بعد پاکستان اور چین کے تعلقات میں برابر اضافہ ہو رہا ہے اور اس وقت یہ دونوں ملک حقیقی بھائیوں کی طرح ہیں۔ وہ راولپنڈی سے تہران جاتے ہوئے کراچی کے ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے۔

ہوائی اڈے پر مسٹر چو این لائی تقریباً ۵ منٹ ٹھہرے انہوں نے کہا کہ صدر پاکستان اور عوام نے راولپنڈی میں میرا جس طرح استقبال کیا ہے میں اس سے بڑا متاثر ہوا ہوں میں جب بھی پاکستان آیا ہوں عوام نے کراچی لاہور اور راولپنڈی میں میرا اور میرے رفقاء کا انتہائی گرم جوشی سے خیر مقدم کیا ہے۔ مسٹر چو این لائی صدر کے خاص طیارے میں راولپنڈی سے کراچی پہنچے

وزیر اعظم چین کل بعد دوپہر جب راولپنڈی سے روانہ ہوئے تو چکلالہ کے ہوائی اڈے پر انہیں بڑی گرمجوشی سے رخصت کیا گیا۔ صدر ایوب دونوں صوبائی گورنر ملک امیر محمد خان اور مسٹر عبدالمنعم خان صدارتی کابینہ کے وزراء، سپیکر قومی اسمبلی، اعلیٰ فوجی سول حکام کے علاوہ ہزاروں افراد انہیں الوداع کہنے کے لئے ہوائی اڈہ پر موجود تھے۔ معزز مہمان کو پی اور فضائی فوج کے دستوں نے گارڈ آف آنر بھی پیش کیا

معزز مہمان نے کل صبح اسلام آباد دیکھا اور وہاں اپنی آمد کی یادگار کے طور پر ایک درخت بھی لگایا ان کے ہمراہ مسٹر بھٹو بھی تھے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴